عرب جمہوریہ مصر　　　6 جمادی الاول 1443ھ

وزارت اوقاف　　　10 دسمبر 2021ء

فساد کا سامنا کرنا دینی، وطنی اور سماجی ذمہ داری ہے

شر وفساد کی بیماری جب کسی معاشرے یا کسی حکومت میں رونما ہوتی ہے تو وہ انہیں دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے، اور یہ ان کی ترقی اور بالیدگی کی راہ میں سنگِ راہ کا کام کرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ جتنی بھی آسمانی شریعتیں آئی ہیں سب نے ہر طرح کے فساد پر قدغن ہی لگائی ہے، جیسا کہ صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا جس کی منظر کشی قرآن نے اس طرح فرمائی ہے: "وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ" "زمین میں کسی طرح کا فساد مت مچاؤ!" (البقرة: ٦٠)، شعیب علیہ السلام اپنی قوم سے ارشاد فرماتے ہیں، جس کو قرآن کچھ اس انداز میں نقل فرماتا ہے: "وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ" "لوگوں کا حق نہ مارو اور زمین میں کسی طرح کا فساد برپا نہ کرو" (ہود: ٨٥)، موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام سے فرمایا، جس کا منظر قرآن کی زبانی ملاحظہ کیجیے: "وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ" "اور اصلاح کیجیے اور فساد مچانے والوں کے راستہ پر نہ چلیے!" (الأعراف: ١٤٢)، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "جس نے رضائے الٰہی کے لیے کام کیا، اپنے قائد کی اطاعت کی، اپنا پسندیدہ مال راہِ خدا میں خرچ کیا، اپنے رفیق کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا اور شر وفساد بھی نہیں پھیلایا؛ تو اس کا سونا جاگنا سب کا سب ثواب میں شمار کیا جائے گا"۔

اور فساد کی بہت ساری صورتیں ہیں، جن میں سے مالیاتی اور انتظامی امور میں بگاڑ پیدا کرنا اس کی بہت ہی خطرناک صورت ہے، جیسے: مالِ عام کو ناجائز طور پر ہڑپ کر جانا، اپنی ڈیوٹی نبھانے میں کوتاہی سے کام لینا، اقربا پروری اور طرفداری کرنا، رشوت لینا، دھوکا دھڑی کرنا... ان سب کا شمار ناجائز اور غلط طریقہ سے لوگوں کا مال

کھانے کی قبیل سے ہی کیا جائے گا۔ ارشاد باری ہے:"وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ""تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے مال کو غلط طریقہ سے نہ کھاؤ!"(البقرۃ:۱۸۸)، ہمارے نبی ﷺ کی حدیثِ مبارک ہے:"رشوت لینے اور دینے والے دونوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے"۔ ایک دوسرے مقام پر حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:"کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو ناجائز طور پر اللہ کے مال کو ہڑپنا چاہتے ہیں، ان کی سزا قیامت کے دن جہنم ہے"۔ ایک تیسرے مقام پر حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:"وہ گوشت جس کی نشوونما حرام مال سے ہوئی ہو وہ جنت میں نہیں جاسکتا، جہنم ہی اس کا سب سے بہتر ٹھکانہ ہے"۔ اسی سلسلہ میں نبی ﷺ کا یہ ارشاد بھی ملاحظہ ہو:"جس نے کسی کو دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

اور بلاشبہ فتنہ وفساد سے نبرد آزما ہونا دینی اور وطنی ذمہ داری ہونے کے ساتھ ساتھ سماجی ذمہ داری بھی ہے۔ اس کی تئیں دینی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ اپنے نفس کی اصلاح کیجیے، اس کو تقوئے خدا کا خُوگر بنائیے، اور خلوت وجلوت میں اس کا مراقبہ کرتے رہیے۔ ارشاد باری ہے:"وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ""جہاں کہیں بھی تم رہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے"(الحدید:۴)۔ ایک دوسری جگہ پر اللہ تعالی کا ارشاد ہے:"إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا""اللہ تعالی تمہارا نگران ہے"(النساء:۱)۔ اسی طرح یہ دینی ذمہ داری آپ سے اس بات کا بھی تقاضہ کرتی ہے کہ آپ امانت وصداقت اوروفائے عہد جیسے اخلاق کی اعلی قدروں کی جڑیں اپنے دلوں میں مضبوط کیجیے، کیوں کہ جو حقیقی مومن ہوتا ہے وہ ہمیشہ اصلاح کی کوشش کرتا ہے، فساد کا تو خیال بھی اس کے پاس سے نہیں گزرتا ہے۔ ارشاد باری ہے:"أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ""یا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک کام کیے زمین میں فساد برپا کرنے والوں کی طرح کردیں گے! یا ہم متقین کو فاسقین کی طرح بنادینگے!"(ص:۲۸)۔

اور رہی وطنی ذمہ داری تو یہ آپ سے اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ آپ اپنے وطن کی وفاداری اور اس سے تعلق کی قدروں کو فروغ دینے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجیے۔ مالِ عام اور منفعتِ عامہ کے لیے اپنے اندرونِ دل میں حسین جذبات سجائیے۔ آگے بڑھ کر پورے معاشرے میں پاکیزہ و شفاف تہذیب کو فروغ دیجیے۔ جو لوگ آپ کے معاشرے میں فساد مچا رہے ہیں، اس میں تخریب کاری کے بیج بو رہے ہیں، ان کے ہاتھوں کو پیچھے ڈھکیل دیجیے۔ کیوں کہ اللہ تعالی نے زمین میں فساد برپا کرنے والوں کو بہت ہی سخت وعید سنائی ہے، ارشاد باری ہے:"إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ""اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں (چن چن کر) قتل کیا جائے، یا سُولی دے دیا جائے، یا ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں مختلف طرفوں سے کاٹ دیے جائیں، یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے، یہ تو ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں تو ان کے لیے (اس سے بھی بڑی) سزا ہے"(المائدۃ:۳۳)۔

برادرانِ اسلام!

سماجی ذمہ داری کا تقاضہ یہ ہے کہ ایسی عام فضا قائم کی جائے جہاں پر بدعنوانی پر نہ مار سکے، فساد کی ایک نہ چلے، ایسی سماجی "سنسر شپ" کی بنیاد ڈالی جائے جو اس بات سے آگاہ ہو کہ فتنہ و فساد پورے معاشرے کا کتنا مہلک ناسور ہے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب اس کے لیے دینی، تعلیمی اور میڈیا کے ادارے اپنا اپنا مؤثر کردار ادا کریں، ارشاد باری ہے:"فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ""تو ایسا کیوں نہیں ہوا کہ تم سے پہلے کی امتوں میں ایسے زیرک لوگ ہوتے جو زمین میں فتنہ

وفساد برپا کرنے سے روکتے، مگر وہ کم تھے جنہیں ہم نے ان سے نجات دی تھی" (ہود:۱۱۶)۔ اسی کے بعد ارشاد باری ہے: "وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ" "اور آپ کے رب کی شان یہ نہیں ہے کہ وہ ظلم سے بستیوں کو برباد کردے حالاں کہ ان میں بسنے والے نیکوکار ہوں" (ہود:۱۱۷)۔

اسی طرح یہ ذمہ داری یہ مطالبہ بھی کر رہی ہے کہ کسی بھی فسادی کی پُشت پناہی نہ کی جائے، اور ان جماعتوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا جائے جو ہر طرح کے فساد کا پردہ فاش کرنے کے لیے برسرپیکار ہیں، تاکہ پورے معاشرے میں امن وشانتی کی پرکیف فضا قائم ہوسکے۔ ہمارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو اللہ کے احکام لوگوں تک پہنچاتا ہے اور جو ان کی حرمت پامال کرتا ہے ان دونوں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جو ایک کشتی پر سوار ہوئے ہوں، ان میں کچھ کو اوپری منزل پر جگہ ملی ہو اور کچھ کو نچلی منزل پر۔ نیچے والے پانی لینے کے لیے (بار بار) اوپر جارہے ہوں، جس کی وجہ سے اوپر والوں کو تکلیف ہورہی ہو، وہ ان کی تکلیف دور کرنے کی یہ ترکیب نکالیں کہ کیوں نہ ہم اپنے ہی حصہ میں شَغَاف کرلیں تاکہ ان لوگوں کو ہماری وجہ سے تکلیف نہ ہو۔ ایسی صورت میں اگر اوپر والے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں اور ان کی روک تھام کے لیے کچھ بھی نہ کریں تو سب کے سب ہلاک ہوں گے، اور اگر انہوں نے ان کے ہاتھ پکڑ لیے تو سب کے سب بچ جائیں گے"۔

اے اللہ! مصر اور دنیا کے تمام ممالک کو ہر طرح کے شر وفساد سے محفوظ فرما! آمین